فتاویٰ رشیدیہ (کامل)

مبوّب بطرزِ جدید

حضرت مولانا مفتی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

دار الاشاعت

اردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی ۱

رجال کی بحث

(سوال) حدیث شریف لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد (۱) الحدیث کے تحت میں حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حجۃ اللہ البالغہ میں ارقام فرماتے ہیں قوله صلى الله عليه وسلم لا تشد الرحال اقول كان اهل الجاهلية يقصدون مواضع معظمة بزعمهم يزورونها يتبركون بها وفيه من التحريف والفساد مالا يخفى فساد النبى صلى الله عليه وسلم الفساد لئلا يلتحق غير الشعائر بالشعائر ولئلا يصير ذريعة لعبادة غير الله والحق عندى ان القبور محل عبادة ولى من اولياء الله والطور كل ذالك سواء فى النهى. (۲) اور مصفی شرح موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ میں تحت حدیث شریف مالک عن يزيد بن عبد الله بن الهاد عن محمد بن ابراهيم بن الحارث التيمى عن ابى سلمة بن عبد الرحمن عن ابى هريرة قال لقيت بصرة بن ابى بصرة الغفارى قال من اين اقبلت فقلت من الطور فقال لو ادركتك قبل ان تخرج اليه ما خرجت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تعمل المطى الا الى ثلثة مساجد الى مسجد الحرام والى مسجدى هذا والى مسجد ايليا او بيت المقدس بشك انتهى (۳) فرماتے ہیں مترجم گوید رضی اللہ عنہ وارضاہ تحقیق در نیجا آنست کہ در جاہلیت سفر میکردند بمواضع متبرکہ بزعم خویش پس آنحضرت ﷺ سد باب تحریف فرمود و سفر را برائے مواضع متبرکہ غیر مساجد بقصد خصوصیت تبرک بآں مواضع منع فرمود تا امر جاہلیت رواج نگیرد آیا نمی بینی کہ بصرہ غفاری نہی راشامل طور دانست وابو ہریرہ از طور منع

---

(۱) کجاوے سفر کے لئے نہ باندھے جائیں مگر تین مساجد کے لئے۔

(۲) نبی ﷺ کا ارشاد لا تشدوا الرحال اس کے متعلق کہتا ہوں کہ بزمانہ جاہلیت لوگ بزرگ مقامات کا قصد کیا کرتے تھے اور اپنے گمان سے ان کی زیارت اس سے برکت حاصل کرنے کے لئے کیا کرتے تھے اور اس میں جو خرابیاں اور مفاسد ہیں مخفی نہیں ہیں تو نبی ﷺ نے اس فساد کو روک دیا تا کہ غیر شعائر شعائر کے ساتھ نہ مل جائیں اور تا کہ یہ غیر اللہ کی عبادت کا ذریعہ نہ بن جائیں اور سچ تو یہ ہے کہ میرے پاس قبر اور اولیاء اللہ میں سے کسی ولی کی عبادت گاہ اور طور سب ممانعت میں یکساں ہیں۔

(۳) مالک نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد سے اور انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے اور وہ سلمہ بن عبد الرحمن سے اور وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے بصرہ بن ابی بصرہ غفاری سے ملاقات کی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو تو میں نے کہا طور سے انہوں نے فرمایا کہ اگر میں تم کو جانے سے پہلے پالیتا تو نہ نکلتا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تو سواری نہ کس مگر تین مساجد کے لئے۔ مسجد حرام اور میری یہ مسجد اور مسجد ایلیا یا بیت المقدس (اس میں شک ہے راوی کو کہ آپ نے مسجد ایلیا کہا یا بیت المقدس کہا)

کرد۔(۱) واللہ اعلم انتہی اور ان کے خلف الصدق حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی بحدیث شریف لاتشد الرحال تعلیقاً علی البخاری فرماتے ہیں والمستثنیٰ منہ المحذوف فی ھذا الحدیث اما جنس قریب او جنس بعیدفعلی الاول تقدیر الکلام لا تشد الرحال الی المساجد الا الی ثلثة مساجد وح ماسوی مسکوت عنہ وعلی الوجہ الثانی لا تشد الرحال الی مواضع یتقرب بہ الا الی ثلثة مساجد الی آخرہ فحینئذ شدالرحال الی غیر المساجد الثلثة المعظم منہی عنہ بظاھر سیاق الحدیث ویؤیدہ ماروی ابو ھریرہ عن بصرة بن ابی بصرة الغفاری حین راجع عن الطور وتمامہ فی الموطاوھذا الوجہ قوی من جھتہ مدلول حدیث بصرة واللہ اعلم بالصواب ۔(۲) انتہی اور تفسیر فتح العزیز میں فرماتے ہیں واز ہمیں جاواضح شدسرتاکید بلیغ کہ حدیث شریف در نہی از زیارت قبور واز شد الرحال بسوئے موضع غیر از مساجد ثلثہ واز آنکہ قبور انبیاء رامساجد سازند وارد شدہ مدعا ہمیں ست کہ درین عمل اکثر جہال رااعتقادیکہ مشرکین رادر بزرگان خود بہم رسیدست بہم میرسد وتوجہ الی اللہ محض باقی نماند مگر در پردہ حجاب آن ارواح انتہی ۔(۳) اور مولانا اسماعیل صاحب شہید علیہ الرحمۃ بھی انہی کے قدم بقدم صراط مستقیم میں فرماتے ہیں ۔ازانجملہ قصد بزیارات قبور آنہااست از جوانب واقطار زمین بہ کشیدن متاعب ومصائب اسفار ومقاسات آلام لیل ونہار واین اسفار ہم باوجودیکہ درآنکاب آن صعوبات می ورزند بر ظلمات شرک میکشد بوادی سخط ایزدی میرساند عوام این سفررابرابر بلکہ بہ بعض وجوہ بہتر از سفر حج میدانند وصورت احرام ومحرمان شنیدہ بعینہا یا بہ مشابہ

---

(۱) یہ فارسی عبارت دراصل اوپر کی عربی عبارتوں کا ترجمہ ہے۔

(۲) اور اس حدیث میں مستثنیٰ منہ محذوف ہے جو یا تو جنس قریب ہے یا جنس بعید اگر جنس قریب ہے تو پھر تو جملہ کا یہ مطلب ہوا کہ مساجد کے لئے کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مساجد کے لئے اور ایسی صورت میں مساجد کے علاوہ مقامات سے سکوت کیا گیا ہے اور جنس بعید کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ان مقامات کے لئے کجاوے نہ کسے جاویں جن سے تقرب مقصود ہو مگر تین مساجد کے لئے تو ایسی صورت میں ان تین بڑی مساجد کے علاوہ جملہ مقامات ممنوع ہوں گے ظاہرا سیاق حدیث کے لحاظ سے اور اسی کی تائید ابو ہریرہؓ کی روایت سے ہوتی ہے جو انہوں نے بصرہ بن ابی بصرۃ الغفاری سے روایت کی ہے جب کہ وہ طور سے لوٹے تھے اور پوری حدیث موطا میں ہے اور یہ وجہ بہت قوی ہے حدیث بصرہ کے مدلول کی طرف سے واللہ اعلم بالصواب۔

(۳) اور اسی جگہ سے واضح ہوتا ہے راز تاکید بلیغ کا جو حدیث شریف میں زیارت قبور سے ممانعت کے بارے میں آیا ہے شد رحال جو اس مقام کے لئے جو تینوں مساجد کے علاوہ ہو اور انبیاء کی ان قبروں سے علاوہ ہو جن کو مساجد بنایا گیا ہو وارد ہے) اس سے مدعا یہی ہے کہ اس عمل سے اکثر جہال کو جو اعتقاد کہ مشرکین کو اپنے بزرگوں کے متعلق حاصل ہوا ہے بہم پہنچتا ہے اور توجہ الی اللہ محض باقی نہیں رہتی ہے مگر در پردہ ان ارواح کے حجاب میں۔

خودمی بند ند وعلاوہ برآن قیود زائدہ واہیہ خود آن مسافران بدانجام در سفر وتمام متعلقان ایشان در حضر التزام میکنند القصہ اگرچہ ارباب بواطن صافیہ را قطع منازل سفر بسوئے قبور اہل اللہ منفعتے قلیلہ می بخشد لیکن بعوام مومنین آنقدر مضرتے عظیمہ میرساند کہ خارج از بیان است۔ پس لابد ہمہ خواص وعوام رالازم است کہ ازین امر بالکل اعراض کردہ آنرانسیاً منسیاً سازند انتہیٰ ۔(۱)
اور حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی مأتہ مسائل میں اسی روش پر چلے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں درین مسئلہ علماء را اختلاف است۔ بعضے جائز داشتہ وبعضے حرام نوشتہ چنانچہ در قسطلانی شرح صحیح بخاری ودر ترجمہ مشکوٰۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مرقوم ومسطور است ودر ترجمہ للشیخ الموصوف ہکذا اما مسافرت برائے زیارت قبور صالحین ورسیدن بمواضع متبرکہ خلاف است بعضے مباح دارند وبعضے حرام گویند انتہیٰ ۔(۲) وفی القسطلانی واختلف فی شد الرحال الی غیرھا کالذھاب الی زیارت الصالحین احیاء وامواتا والمواضع الفاضلة للصلوٰة فیھا والتبرک بھا فقال ابو محمد الجوینی یحرم عملا بظاھر الحدیث واختارہ قاضی حسین وقال بہ القاضی عیاض وطائفة والصحیح عند امام الحرمین وغیرہ من الشافعیة الجواز . انتھیٰ وفی شرح المشکوٰۃ لملا علی قاری ذھب بعض العلماء الی الاستدلال بہ علی المنع من الرحلة لزیادة المشاھدة وقبور العلماء الصالحین .(۳)...... بعدہ عبارت حجۃ اللہ البالغہ نقل استدلال

---

(۱) منجملہ ان کے ان بزرگوں کے قبروں کی زیارت کا قصد ہے زمین کی ہر جہت وسمت سے سفروں کی مصیبتیں اور مشقتیں جو برداشت کرتے اور رات دن کے رنج ودکھ کے قیاسات کے ساتھ اور یہ سفر بھی باوجودیکہ اس کے کرنے میں بہت تکالیف اٹھاتے ہیں ان کو شرک کی ظلمات میں کھینچ لے جاتا ہے اور ناراضگی خدا کے جنگل میں پہنچا دیتا ہے عوام اس سفر کو برابر بلکہ بعض وجہ سے سفر حج سے بہتر جانتے ہیں اور صورت حرام کی اور محرموں کی بن کر یا نہ بن کر بعینہ یا اسی کے مثل باندھ لیتے ہیں بلکہ ا؁ کے علاوہ اور قیود کا جو زاید اور لغو ہوتی ہیں وہ مسافران بدانجام سفر میں اپنے اوپر اور اپنے تمام متعلقین پر قیام کی حالت میں لازم مقرر کر لیتے ہیں حاصل کلام یہ کہ صاف باطن والوں کو اگرچہ اہل اللہ کے قبور کی طرف سفر کرنے کے لئے قطع منازل کرنا قلیل نفع بخشتا ہے لیکن عام مسلمانوں کو اس قدر نقصان پہنچاتا ہے کہ خارج از بیان ہے لہذا جملہ خاص وعام کو لازم ہے کہ اس امر سے بالکل اعراض کرکے اس کو نسیاً منسیاً کردیں۔
(۲) اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض جائز اور بعض حرام لکھتے ہیں چنانچہ قسطلانی شرح صحیح بخاری اور ترجمہ مشکوٰۃ شیخ عبدالحق محدث دہلوی میں مرقوم ومسطور ہے اور شیخ موصوف کے ترجمہ میں اسی طرح ہے صالحین کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا اور متبرک مقامات پر پہنچنا اس میں اختلاف ہے بعض مباح رکھتے ہیں اور بعض حرام کہتے ہیں۔
(۳) قسطلانی میں ہے کہ اس کے علاوہ مقامات کے جانے کے لئے کجاوے کسنا جیسے کہ صالحین کی زندگی یا ان کی موت پر ان کی زیارت کے لئے جانا اور متبرک مقامات پر وہاں عبادت کرنے کے لئے جانا اور برکت حاصل کرنے کی غرض سے جانا تو اس کے متعلق ابو محمد جوئی کہتے ہیں کہ ظاہر حدیث پر عمل کرنے کے لحاظ سے حرام ہے اور اسی کو قاضی حسین نے اختیار کیا ہے اور اس کو قاضی عیاض نے اور ایک جماعت نے اختیار کیا ہے اور امام حرمین وغیرہ شوافع کے پاس صحیح یہ ہے کہ جائز ہے۔

میں فرمائی ہے اور مولانا سید احمد حاشیہ مأتہ المسائل میں فرماتے ہیں دریں زمانہ کہ ما درانیم شد رحال یعنی مسافرت نمودن برائے زیارت قبور بزرگان عبارت ازاں شدہ است کہ قافلہ مثل حاجیان جمع ساختہ واعلام ہدی گرفتہ در زمان معین ومقرر کہ اکثر قریب زمانہ موت صاحب آن قبری باشد بعد بستن جامہ مثل احرام وانداختن گلہا در گردن میروند واطفال خود را ہمراہ خودمی برند و درانجا رفتہ بعد زیارت سرہائے اطفال خود رامی تراشند وحجامت می کنند وجدادات نذر ونیاز کہ قبل از رفتن انجا بر خود واجب ولازم شمردہ اند مودی می سازند واین فعل را در عرف عام رفتن در چھڑی ہائے خواجہ جی ومدار صاحب وغیرہ گویند پس این قسم رفتن بدعت سیئہ است بلکہ اکثر مردمان مرتکب شرک ہم میشوند مولانا علیہ الرحمۃ کو جواب این سوال مع اختلاف آن ارقام فرمودہ اند صرف جواب آنست کہ برائے زیارت قبر از فاصلہ دور دراز آنجا مرتکب کدامی امور غیر مشروع نشود سید احمد ۱۲۔(۱) اب ان حضرات اکابرین نے دلائل مذکورہ سے استدلال منع پر فرمایا ہے۔ اور خود صحابہ نے بھی استدلال منع پر حدیث سے فرمایا گویا ان کے نزدیک معنی حدیث معین تھے بظاہر اس سے عمدہ دلیل کیا ہوگی جورائے صحابہ ہوئی اور اگرچہ اختلاف یسیر کسی قاعدہ پر کرنے کی گنجائش کسی کو ہو مگر اولیٰ معنی حدیث صحابی کے ہوں گے اور نیز مصالح شرعیہ اسی پر مشتمل ہیں کہ جہلا کو دروازہ فساد کھلا ملے گا چنانچہ فضل رسول بدایونی نے آنحضرت اکابرین دہلی پر طعن وتشنیع بدزبانی کی ہے کہ قلب کو صدمہ ہوتا ہے اور سوائے صبر چارا نہیں لہذا گذارش فدویانہ کی جاتی ہے کہ جورائے مسئلہ ہذا میں مناسب رائے حضور ہو اس سے مطلع فرمادیں کہ عندرآمد اس کے مطابق کیا جاوے۔

(جواب) یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے دونوں جانب اکابر علماء ہیں اب اس میں فیصلہ ممکن نہیں آپ کو اختیار ہے کہ چاہے جس پر عمل کریں اور دوسری جانب طعن بھی نہ کریں مگر ہاں عرس کے مجمع میں جانا اور عوام کا اس میں غلو کرنا حرام ہے اور مانعین کی غرض بھی جہلا عوام کو روکنا اور سد باب تحریف کا

---

(۱) یہ زمانہ جس میں ہم ہیں "شد رحال" یعنی بزرگوں کے قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ مثل حاجیوں کے جمع کر کے اور جھنڈے اور قربانیاں لے کر مقرر ومعین زمانے میں کہ یہ زمانہ اکثر اس صاحب قبر کی موت کے زمانہ سے نزدیک ہوتا ہے کپڑا مثل احرام کے باندھ کر اور پھول گردن میں ڈال کر جاتے ہیں اور اپنے بچوں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور وہاں جا کر زیارت کے بعد اپنے بچوں کے سروں کو منڈواتے ہیں اور حجامت بنواتے ہیں اور نذر ونیاز جو روانگی سے پہلے اپنے پر واجب ولازم کر چکے تھے ادا کرتے ہیں اور اس فعل کو عرف عام میں "خواجہ جی کی چھڑی میں جانا" "مدار صاحب کی چھڑی میں جانا" کہتے ہیں پس اس کا جانا بدعت ہے بلکہ اکثر لوگ شرک کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں مولانا علیہ رحمۃ کہ اس سوال کا جواب مع اس کے اختلاف کے لکھ چکے ہیں اس کا جواب صرف یہ ہے کہ زیارت قبر کے لئے دور دراز کے فاصلے سے اس جگہ کسی امور غیر مشروع کا مرتکب نہیں ہوتا ہے سید احمد۔